رباعیات

(فضا ابن فیضی)

حرف بہ حرف آج بہت غم لکھتا ہوں
افسانۂ بیداد و کرم لکھتا ہوں
خود اپنے لہو میں روشنائی کی طرح
ہر بار ڈبوتا ہوں قلم لکھتا ہوں

ہر پھول کو ناحق کا چہرا نہ کہو
ہر دھوپ کو حالات کا سایہ نہ کہو
دھوکہ کبھی کھا جاؤ گے صاحب نظرو
آئینے کے ہر عکس کو اپنا نہ کہو

یہ شور یہ شیون مرے قابو میں نہیں
یہ وقت کی الجھن مرے قابو میں نہیں
کیسے تمہیں روکوں اے گزرتی عمرو
لمحات کی دھڑکن مرے قابو میں نہیں

فنکار جہانِ گزراں کے ہم ہیں
آئینہ بہار اور خزاں کے ہم ہیں
شاہد ہیں نقوشِ در و دیوارِ حیات
معمارِ زماں اور مکاں کے ہم ہیں

شعلہ بھی ہیں موتی بھی ہیں پھول بھی ہیں
ظالم بھی ہیں مجنوں بھی ہیں معقول بھی ہیں
اب دیکھئے یہ جرم ہو کس پہ ثابت
ہم اپنے ہی قاتل بھی ہیں مقتول بھی ہیں